AL-JAMEI Research Journal
AL-JAMEI RESEARCH JOURNAL
ISSN (Print) 3006-4775 (Online) 3006-4783

https://aljamei.com/index.php/ajrj

Reconciling Islamic Philosophy with the Challenges of Modern Atheism: A Study of Maulana Wahiduddin Khan's Thought

اسلامی فلسفہ اور جدید الحاد: مولانا وحید الدین خان کے افکار کی روشنی میں

Muhammad Sajid,
PhD Research Scholar, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur
sajidsahir61@gmail.com
Dr. Muhammad Imran,
Chairman, Department of Islamic Studies,
The Islamia University of Bahawalpur
muhammadimranpak3@iub.edu.pk

Abstract

Maulana Waheeduddin Khan's rejection of atheism stands out due to his rational, scientific, and intellectually engaging approach. Rather than relying solely on traditional theological arguments, he presents religion as a logical necessity, emphasizing the order and precision of the universe as undeniable evidence of a Creator. His discourse is rooted in contemplation, positive dialogue, and intellectual reasoning rather than emotional or polemical debates. He draws from modern scientific discoveries, using them to illustrate the purposeful design behind existence. His work uniquely bridges faith and reason, making spirituality relevant to the contemporary mind. Unlike many critics of atheism, he does not focus on refuting others aggressively but rather invites reflection through a constructive and wisdom-based narrative. His approach is deeply philosophical, aligning religious thought with scientific principles to make belief in God a rational conclusion rather than a dogmatic assertion. This methodology enables him to effectively engage with skeptical and scientific audiences. His work remains a profound intellectual contribution to the discourse on faith in the modern world.

Keywords: *Atheism, Rational Arguments, Scientific Arguments, Religion and Science, Religion and Modern Challenges*

الحاد کی تعریف

امام زجاج الحاد کے معنی کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: " لإلحادُ فِيهِ الشَّكُّ فِي اللَّهِ " الحاد اللہ کے بارے شک کرنا ہے۔[1]

لسان العرب میں اس کے معنی کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے: " المَيْلُ والعُدول عَنِ الشَّيْءِ" کسی چیز سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔[2]

الحاد کو بیان کرتے ہوئے علامہ راغب اصفہانی اپنی کتاب مفردات القرآن میں تحریر فرماتے ہیں:

"والْإِلْحَادُ ضربان: إلحاد إلى الشّرك بالله، وإلحاد إلى الشّرك بالأسباب. فالأوّل ينافي الإيمان ويبطله.
والثاني: يوهن عراه ولا يبطله"[3]

"الحاد دو قسم پر ہے، ایک شرک باللہ کی طرف مائل ہونا، دوسرا شرک بالاسباب کی طرف مائل ہونا۔ اوّل قسم کا الحاد ایمان کے منافی ہے اور اس کو باطل کر دیتا ہے۔ اور دوسرا الحاد ایمان کو تو باطل نہیں کرتا لیکن اس کے حلقہ کو کمزور کر دیتا ہے"

مصری ملحد اسماعیل احمد ادھم نے اپنی کتاب "**لماذا انا ملحد**" میں الحاد کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے :

"الالحاد هو الايمان بان سبب الكون يتضمنه الكون ذاتي وان ثمة لا شيئ وراء هذا العالم" [4]

"الحاد اس بات پر یقین کو کہتے ہیں کہ کائنات کا سبب خود کائنات ہے اور اس عالم کے علاوہ کسی بھی چیز کا وجود نہیں ہے"

الحاد کے مفہوم اور اس کے اسباب

مولانا وحید الدین خان جدید اسلامی فکر کے ایک نمایاں مفکر تھے، جنہوں نے الحاد اور سیکولر عقائد کے مقابلے میں اسلام کی عقلی اور سائنسی بنیادوں کو واضح کرنے پر زور دیا۔ ان کی فکر کی سب سے بڑی انفرادیت یہ تھی کہ انہوں نے الحاد کے رد میں محض روایتی دلائل پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ جدید سائنسی، فلسفیانہ، اور نفسیاتی بنیادوں پر بھی اس کا تجزیہ کیا۔ مولانا وحید الدین خان الحاد کو بنیادی طور پر ایک فکری انحراف اور حقیقت سے روگردانی قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق الحاد کے بنیادی اسباب درج ذیل ہیں

- مذہب کے بارے میں غلط فہمی
- سائنسی ترقی کو دین سے متصادم سمجھنا
- دنیا پرستی اور روحانی جمود

مولانا لکھتے ہیں کہ جدید الحاد بنیادی طور پر مغربی فکری تحریکوں سے آیا، جو کلیسا کے سخت رویوں اور سائنس کے ارتقا کے باعث پیدا ہوا۔ تاہم، وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسلام کا مزاج تحقیق اور عقل سے ہم آہنگ ہے، اور قرآن علم و تدبر کی دعوت دیتا ہے۔ مولانا وحید الدین خان نے الحاد کے رد میں قرآن مجید، احادیث مبارکہ، عقلی دلائل، اور جدید سائنس کو ہم آہنگ کرتے ہوئے ایک جامع اور متوازن نقطہ نظر پیش کیا۔ ان کی فکر کی سب سے بڑی انفرادیت یہ تھی کہ انہوں نے الحاد کے رد میں محض روایتی دلائل پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ جدید سائنسی، فلسفیانہ، اور نفسیاتی بنیادوں پر بھی اس کا تجزیہ کیا۔ ان کی تحریریں اور افکار نہ صرف الحاد کے نظریات کا رد کرتے ہیں، بلکہ اسلام کو جدید دور کے چیلنجز کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہوئے ایک مثبت اور تعمیری پیغام دیتے ہیں۔ ان کا کام انہیں دوسرے علماء سے ممتاز کرتا ہے اور جدید دور میں اسلام کی تشریح کے لیے ایک اہم مرجع کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا وحید الدین خان نے الحاد کے رد میں منطق اور سائنس کو اہم ذریعہ کے طور پر استعمال کیا، جو انہیں دوسرے علماء سے ممتاز کرتا ہے۔ مولانا کی تحریریں عام قاری کے لیے بھی قابل فہم ہوتی تھیں، جو ان کے پیغام کو وسیع پیمانے پر پھیلانے میں مددگار ثابت ہوا۔ انہوں نے الحاد کے رد میں جارحانہ انداز کی بجائے مثبت اور تعمیری انداز اپنایا، جو لوگوں کو اسلام کی طرف راغب کرنے میں مؤثر تھا یہاں ہم ان کے الحاد کے رد میں نمایاں ترین نظریات، خیالات، اور افکار کا تفصیلی جائزہ لیں گے، جو ان کی مختلف تحریروں اور کتب میں بیان کیے گئے ہیں

الحاد کے مقابلے میں مذہب کی عقلی بنیاد

مولانا وحید الدین خان نے الحاد کو عقلی بنیادوں پر رد کرتے ہوئے ثابت کیا کہ مذہب ایک فطری حقیقت ہے۔ ان کے مطابق :

عقل اور مذہب کا تعلق

الحاد کے رد میں مولانا کی بنیادی دلیل یہ تھی کہ :

- عقل محدود ہے اور یہ ہر چیز کا احاطہ نہیں کر سکتی۔
- مذہب وہ علمی و فکری نظام فراہم کرتا ہے جو عقل کی حدود سے آگے لے جاتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جدید سائنسی ذہن صرف مادی حقائق پر انحصار کرتا ہے، جبکہ مذہب انسان کو حقیقت کی ایک وسیع تر تفہیم فراہم کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"مذہب اور عقل میں فرق یہ ہے کہ عقل چیزوں کی جزئیات تک پہنچتی ہے، جبکہ مذہب ان کی کلی حقیقت سے روشناس کراتا ہے۔"

یہ نقطہ نظر انہیں دیگر علماء سے ممتاز کرتا ہے، جو زیادہ تر وحی کی بنیاد پر دلائل دیتے ہیں، جبکہ مولانا نے وحی کو عقل کے دائرے میں لا کر پیش کیا۔

ملحدین کے عقلی مغالطے

مولانا نے الحاد کے بنیادی مغالطوں کو ان الفاظ میں بیان کیا: کہ ملحدین یہ فرض کرتے ہیں کہ اگر کوئی چیز سائنسی طور پر ثابت نہیں ہو سکتی، تو وہ موجود نہیں۔ وہ مادے کو خود کفیل سمجھتے ہیں، جبکہ مادہ خود سے کوئی فیصلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ انہوں نے اس کا رد *"مذہب اور جدید چیلنج"* میں کیا کہ:

"یہ دعویٰ کہ سائنس خدا کو ثابت نہیں کرتی، ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص عدسے کے بغیر کہے کہ وہ خردبین سے نظر آنے والی چیز کو نہیں دیکھ سکتا۔"

الحاد کے رد میں قرآنی دلائل:

کائنات کی تخلیق کی دلیل "أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ" [5]

"کیا وہ کسی چیز کے بغیر خود بخود پیدا ہو گئے یا وہ خود اپنے خالق ہیں؟"

مولانا اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہ ایک منطقی سوال ہے جو انسان کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے وجود کی حقیقت پر غور کرے۔ جدید ملحدین کا یہ کہنا کہ کائنات بغیر کسی خالق کے خود بخود وجود میں آئی، غیر سائنسی اور غیر منطقی ہے، کیونکہ ہر وجود کسی مسبب کا محتاج ہوتا ہے۔

فطرت میں خدا کی پہچان "فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا" [6]

"یہ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔"

مولانا کے مطابق، قرآن واضح کرتا ہے کہ توحید اور خدا کی معرفت انسانی فطرت میں شامل ہے۔ الحاد دراصل ایک فطری گمراہی ہے جو انسان کو فطرت سے دور کر دیتی ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا۔

"الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ [7]

یعنی "جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔"

اس آیت کی تفسیر میں مولانا بیان کرتے ہیں کہ یہاں الحاد کا مطلب دین میں انحراف ہے، یعنی دین کی تعلیمات سے ہٹ کر اپنی مرضی کے مطابق تشریحات کرنا۔

کائنات کی تخلیق: قرآن کی آیات جیسے "أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا" [8]

مولانا نے اس آیت کو بگ بینگ تھیوری کے تناظر میں بیان کیا اور بتایا کہ یہ آیت کائنات کی تخلیق کے سائنسی پہلو کو پہلے ہی واضح کرتی ہے۔

۔**تخلیق کی حکمت:** قرآن میں انسانی تخلیق اور کائنات کے توازن کا ذکر الحاد کے اس دعوے کو رد کرتا ہے کہ زندگی محض ایک اتفاق ہے۔

۔**فطرت اور مشاہدہ:** مولانا نے قرآن کی ان آیات کو نمایاں کیا، جو انسان کو فطرت پر غور و فکر کی دعوت دیتی ہیں:

"إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ".[9]

مولانا نے اس آیت میں موجود "نشانیوں" کو جدید سائنس کے تناظر میں بیان کیا، جیسے دن اور رات کے نظام، ستاروں کی حرکت، اور زمین کے ماحولیاتی توازن۔ انہوں نے الحادی نظریات کے برخلاف یہ دلیل دی کہ یہ منظم نظام محض اتفاقیہ نہیں بلکہ ایک شعوری تخلیق کا نتیجہ ہے۔

۔**زندگی کا آغاز اور پانی کی اہمیت** :"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ." [10]

مولانا نے بتایا کہ یہ آیت زندگی میں پانی کی اہمیت کو واضح کرتی ہے، جو جدید سائنسی دریافتوں سے مطابقت رکھتی ہے۔

انہوں نے کہا کہ الحاد کا دعویٰ کہ زندگی کا آغاز ایک حادثہ تھا، اس آیت کے ذریعے غلط ثابت ہوتا ہے، کیونکہ زندگی کے لیے پانی کا کردار ایک منظم منصوبہ بندی کا ثبوت ہے۔

۔**انسان کی تخلیق** : "وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ" [11]

انہوں نے انسانی تخلیق کے مراحل (نطفہ، علقہ، مضغہ) کو جدید علم جنینیات (Embryology) کے ساتھ جوڑتے ہوئے کہا کہ قرآن کی یہ تفصیلات 1400 سال قبل سائنسی حقیقتوں کے عین مطابق تھیں۔ یہ الحاد کے اس دعوے کا رد کرتی ہیں کہ انسان کی تخلیق ایک خودکار عمل کا نتیجہ ہے۔

۔**کائنات کے قوانین اور ترتیب** :"الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ" [12]

مولانا نے کہا کہ قرآن کائنات میں موجود قوانین اور ترتیب کو خدا کے وجود کی دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے۔ سورج، چاند، اور دیگر اجرام فلکی کی منظم حرکت الحاد کے اتفاقی وجود کے دعوے کو مسترد کرتی ہے۔

۔**فطرت میں غور و فکر کی دعوت** : "سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ"[13]

مولانا نے کہا کہ یہ آیت انسان کو فطرت اور اپنی ذات میں خدا کی نشانیوں پر غور کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ اور جدید سائنسی دریافتیں، جیسے ڈی این اے کا پیچیدہ نظام، انسان کے اندر موجود ایک اعلیٰ تخلیق کار کا ثبوت فراہم کرتی ہیں۔

الحاد کا نفسیاتی پہلو: "وَجَحَدُوا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا أَنفُسُهُمْ ظُلْمًا وَعُلُوًّا"[14]

مولانا نے اس آیت کو الحاد کے نفسیاتی پہلو کے تناظر میں بیان کیا، کہ الحاد اکثر ضد اور تکبر کی وجہ سے اپنایا جاتا ہے، نہ کہ عقل کے حقیقی تقاضوں کی بنیاد پر۔

آخرت کی حقیقت: "أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا" [15]

مولانا نے الحاد کے اس دعوے کو رد کیا کہ زندگی کا کوئی مقصد نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن آخرت کے تصور کو انسانی زندگی کے مقصد کے طور پر پیش کرتا ہے، جو الحاد کی بے مقصدیت کو چیلنج کرتا ہے۔ مولانا وحید الدین خان نے "تذکیر القرآن" میں قرآن مجید کی آیات کو جدید

سائنسی، عقلی، اور فطری دلائل کے ساتھ جوڑ کر الحاد کے نظریات کا تفصیلی رد پیش کیا۔ ان کی تفسیر نہ صرف قرآنی تعلیمات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے بلکہ جدید الحادی چیلنجز کے مقابلے میں ایک مضبوط علمی اور فکری بنیاد فراہم کرتی ہے۔

"أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ"[16]

"کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا جنھوں نے کفر کیا کہ آسمان اور زمین دونوں بند تھے، پھر ہم نے انہیں کھول دیا، اور ہم نے ہر زندہ چیز کو پانی سے پیدا کیا۔ تو کیا یہ ایمان نہیں لاتے؟ "

مولانا وحید الدین خان نے اس آیت کو الحاد کے رد میں ایک انتہائی مؤثر دلیل کے طور پر پیش کیا اور اس کے مختلف پہلوؤں کو عقلی، سائنسی، اور دعوتی انداز میں واضح کیا۔ ان کی تشریح درج ذیل اہم نکات پر مشتمل ہے:

کائنات کی تخلیق کا نظریہ: بگ بینگ اور قرآن

مولانا نے اس آیت میں موجود "رتق" (بند ہونا) اور "فتق" (کھول دینا) کو بگ بینگ تھیوری کے تناظر میں بیا...

"إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ" [17]

"بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات اور دن کے بدلنے میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔"

مولانا وحید الدین خان نے اس آیت کو الحاد کے رد اور توحید کے اثبات کے لیے ایک اہم دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان کی تشریح میں عقلی، سائنسی، اور دعوتی پہلو شامل ہیں، جنہیں وہ جدید ذہن کے لیے قابل فہم انداز میں بیان کرتے ہیں۔ تفصیلات درج ذیل ہیں: مولانا وحید الدین خان کی تشریح (تذکیر القرآن):

مولانا نے ان آیات کو انسانی تخلیق کے مختلف مراحل کی تفصیل قرار دیا ہے جو جدید علم جنینیات (Embryology) کے ساتھ مکمل ہم آہنگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ آیات خدا کی قدرت اور حکمت کی گواہی دیتی ہیں۔ انسانی تخلیق کا یہ عمل ایک شعوری منصوبہ بندی کی دلیل ہے، جو الحاد کے اس نظریے کو رد کرتی ہے کہ زندگی محض ایک حادثہ یا اتفاق ہے۔ انسان کے جسمانی ارتقاء اور اس کی روحانی تشکیل کو مولانا نے ان آیات کے ذریعے خدا کی تخلیقی صلاحیت کا مظہر قرار دیا۔

"الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ" [18]

"سورج اور چاند ایک حساب کے مطابق چل رہے ہیں۔

"وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ"[19]

"اور تارہ اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔"

مولانا نے وضاحت کی کہ سورج اور چاند کی حرکات میں جو باقاعدگی اور توازن ہے، وہ کائنات کے نظام کی گہرائی اور خدا کی قدرت کی نشاندہی کرتا ہے۔ "النجم" (تارہ) اور "الشجر" (درخت) کا ذکر یہ ظاہر کرتا ہے کہ فطرت کے تمام عناصر خدا کے حکم کے تابع ہیں۔

مولانا نے ان آیات کو الحاد کے اس تصور کے خلاف دلیل کے طور پر پیش کیا کہ کائنات خود بخود یا حادثاتی طور پر وجود میں آئی ہے۔

"سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ"[20]

"ہم انہیں اپنی نشانیاں آفاق میں بھی دکھائیں گے اور ان کے نفسوں میں بھی، یہاں تک کہ ان پر واضح ہو جائے گا کہ یہی حق ہے۔ کیا آپ کے رب کے لیے یہ کافی نہیں کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔

مولانا نے کہا کہ یہ آیت خدا کے وجود اور اس کی وحدانیت کے ناقابل تردید دلائل فراہم کرتی ہے۔ "آفاق" (کائنات) اور "انفس" (انسان کی ذات) میں موجود نشانیاں انسان کو خدا کی معرفت کی طرف لے جاتی ہیں۔

مولانا نے آفاقی نشانیوں کو کائنات کی وسعت، زمین کے ماحول، اور ستاروں کے نظام سے جوڑا، اور انسانی نفس کی نشانیوں کو اس کی عقل، شعور، اور فطری تجسس کے ساتھ۔ انہوں نے کہا کہ یہ آیت انسان کو دعوت دیتی ہے کہ وہ فطرت اور اپنی ذات میں غور و فکر کرے تاکہ خدا کی حقیقت کو پہچانے۔ یہ آیت الحاد کے نظریے کا رد ہے، جو خدا کے وجود کو تسلیم کرنے کے لیے انکار کی راہ اپناتا ہے، حالانکہ کائنات کے تمام شواہد خدا کے وجود کی تصدیق کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ قرآن فطرت کے قوانین اور کائنات کی ساخت کو خدا کی وحدانیت کی دلیل کے طور پر پیش کرتا ہے، جبکہ الحاد ان حقائق کو نظر انداز کرتا ہے۔

قرآن کی سادگی اور جامعیت

مولانا نے قرآن کے پیغام کو انسان کی بنیادی فطرت کے مطابق قرار دیا، جو الحاد کی پیچیدگیوں کے مقابلے میں ایک واضح اور سادہ رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کا پیغام انسانی دل اور عقل دونوں کو مطمئن کرتا ہے۔

الحاد کے رد میں احادیث مبارکہ سے دلائل

مولانا وحید الدین خان رحمہ اللہ علیہ نے الحاد اور اس سے متعلق مختلف فکری اور نظریاتی مسائل کے بارے میں اپنے کاموں میں بہت سی احادیث نبوی ﷺ پیش کی ہیں تاکہ مسلمانوں کو اسلامی عقائد کی اہمیت اور الحاد کے خطرات سے آگاہ کیا جا سکے۔ ان کی تحریروں میں صحاح ستہ (بخاری، مسلم، سنن ابی داود، ترمذی، نسائی، اور ابن ماجہ) سے وہ احادیث خاص طور پر شامل ہیں جو توحید، قیامت، علم، اور دین کی حقیقت کو اجاگر کرتی ہیں۔ مولانا نے ان احادیث کو الحاد کے رد میں استعمال کیا تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ اسلامی عقائد سچ ہیں اور ان میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

توحید اور اللہ کی وحدانیت

مولانا وحید الدین خان رحمہ اللہ علیہ نے اپنی تحریروں میں بخاری شریف سے کئی احادیث کا ذکر کیا ہے تاکہ الحاد اور اس کے مختلف نظریات کا رد کیا جا سکے۔ بخاری شریف کو اسلامی علوم میں انتہائی معتبر مقام حاصل ہے اور اس میں احادیث کی ایک بڑی تعداد ہے جو دین کی حقیقت، توحید، قیامت اور انسان کی فطری تقدیر پر زور دیتی ہیں۔ مولانا نے ان احادیث کو الحاد کے رد میں پیش کیا تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ اسلامی عقائد سچے اور فطری ہیں، جبکہ الحاد کے نظریات بے بنیاد ہیں۔ مولانا وحید الدین خان رحمہ اللہ علیہ نے بخاری شریف کی جن احادیث کا ذکر کیا، ان کی تفصیل درج ذیل ہے: مولانا نے بخاری شریف کی ان احادیث کا ذکر کیا جو اللہ کی واحدیت اور اس کے سوا کسی کے معبود نہ ہونے کی حقیقت کو واضح کرتی ہیں۔ توحید کا عقیدہ اسلامی ایمان کا بنیادی ستون ہے

مولانا وحید الدین خان رحمہ اللہ علیہ نے الحاد کے رد میں اہم احادیث کا ذکر کیا ہے تاکہ اسلامی عقائد کی سچائی کو اجاگر کیا جا سکے۔ مسلم شریف میں آئی ہوئی یہ احادیث توحید، قیامت، علم، عمل کی اہمیت اور دین کی تکمیل جیسے موضوعات پر زور دیتی ہیں۔ مولانا نے ان احادیث کو اس لیے پیش کیا تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ الحاد کے نظریات کے برخلاف اسلامی عقائد سچے اور فطری ہیں۔ مولانا نے مسلم شریف سے وہ احادیث ذکر

کیں جو توحید کے عقیدے کی حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔ توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور یہ الحاد کے برعکس ہے، جو اللہ کی واحدیت کا انکار کرتا ہے۔

" مَنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ۔۔ أَدْخَلَهُ اللَّهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ "

"جو شخص لاالہ الااللہ کہے گا، اس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے گا، جنت میں داخل کر دے گا [21]

مولانا نے اس حدیث کا ذکر اس لیے کیا تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ ایمان باللہ اور توحید پر یقین ہی انسان کے لیے نجات کا ذریعہ ہے۔ یہ حدیث الحاد کے تصور کے مخالف ہے، جو اللہ کے سوا کسی کو معبود نہیں مانتا۔

قیامت کا عقیدہ اور حساب کتاب

مولانا نے قیامت اور آخرت کی حقیقت پر زور دینے والی احادیث پیش کیں، کیونکہ الحادی نظریات میں قیامت اور حساب کتاب کا کوئی تصور نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق قیامت کے دن انسان کے اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ "من مات وهو يعلم أن لا إله إلا الله دخل الجنة" (جو شخص مرے اور یہ جانتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ جنت میں جائے گا)۔ (مسلم شریف)

مولانا نے اس حدیث کو پیش کیا تاکہ یہ دکھایا جاسکے کہ قیامت میں انسان کے ایمان اور اعمال کا حساب ہوگا، اور توحید پر ایمان رکھنے والا جنت میں جائے گا۔ یہ الحاد کے انکارِ قیامت کے برخلاف ہے۔

دنیا کی عارضیت اور آخرت کی حقیقت

مولانا نے وہ احادیث بھی پیش کیں جو دنیا کی عارضیت اور آخرت کی حقیقت کو واضح کرتی ہیں۔ الحاد میں دنیا کو ہی سب کچھ سمجھا جاتا ہے، لیکن اسلام میں دنیا کی حیثیت عارضی ہے اور آخرت کی زندگی کو اصل حقیقت تسلیم کیا جاتا ہے۔

"الدنيا سِجْنُ المؤمن وَجَنَّةُ الكافر"

(دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے)۔ (مسلم شریف)

مولانا نے اس حدیث کا ذکر اس لیے کیا تاکہ یہ واضح کیا جاسکے کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے، اور آخرت کی زندگی دائم ہے۔ الحاد کے فلسفے کے مطابق دنیا ہی سب کچھ ہے، لیکن اسلام دنیا کو عارضی اور آخرت کو اصل حقیقت مانتا ہے۔

علم کا مقصد اور اس کا صحیح استعمال

مولانا نے علم کی اہمیت اور اس کے صحیح مقصد پر زور دینے والی احادیث بھی پیش کیں، تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ علم کا مقصد صرف دنیاوی فائدہ نہیں بلکہ اللہ کی رضا اور دین کی خدمت ہے۔

"من سلك طريقًا يلتمس فيه علمًا سهل الله له به طريقًا إلى الجنة" (مسلم شریف)

"جو شخص علم کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ اسے جنت کی طرف ایک راستہ آسان کر دیتا ہے"

مولانا نے اس حدیث کو پیش کیا تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ علم کا مقصد صرف مادی فائدہ نہیں بلکہ روحانی اور دینی ترقی ہے۔ الحاد میں علم کو صرف دنیاوی فائدے کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جو اسلامی نقطہ نظر سے غلط ہے۔

ایمان اور عمل کا ربط

مولانا نے وہ احادیث ذکر کیں جو ایمان اور عمل کے آپس کے تعلق کو بیان کرتی ہیں۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق، ایمان اور عمل کا آپس میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ الحاد میں ایمان کی اہمیت کو نظرانداز کیا جاتا ہے اور صرف عمل کو اہمیت دی جاتی ہے۔ "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" (عمل نیتوں کے مطابق ہوتے ہیں)۔ (مسلم شریف) مولانا نے اس حدیث کو اس لیے ذکر کیا تاکہ یہ دکھایا جا سکے کہ اسلامی عقیدہ میں نیت اور عمل کا تعلق بہت اہم ہے۔ یہ الحاد کے تصور کے مخالف ہے، جو عمل کو محض مادی نقطہ نظر سے دیکھتا ہے اور نیت کو اہمیت نہیں دیتا۔

دین کی تکمیل

مولانا نے دین کی تکمیل پر زور دینے والی احادیث بھی پیش کیں تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ دین مکمل ہے اور اس میں کسی تبدیلی یا کمی کی ضرورت نہیں ہے۔ "اليوم أكملت لكم دينكم" (آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا)۔ (مسلم شریف)

مولانا نے اس حدیث کا ذکر اس لیے کیا تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ دین مکمل ہو چکا ہے اور اس میں کسی تبدیلی یا اضافے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات الحادی نظریات کے خلاف ہے، جو دین کو ناقص اور غیر سائنسی سمجھتے ہیں۔

روحانی ترقی اور اس کا مقصد

مولانا نے وہ احادیث بھی پیش کیں جو روحانی ترقی اور اس کی حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔ الحاد میں انسان کی روحانیت کا کوئی مقام نہیں ہوتا، لیکن اسلام میں روحانیت کا بہت زیادہ اہمیت ہے۔

ہر انسان کی فطرت میں ایمان

"كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ" (بخاری و مسلم)

"ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔"

مولانا اس حدیث کی روشنی میں کہتے ہیں کہ انسان فطری طور پر خداشناس ہوتا ہے، لیکن بعد میں خارجی اثرات اس کی فکری جہت کو بدل دیتے ہیں۔ جدید الحاد بھی ایک مصنوعی فکری تحریک ہے جو انسان کو فطرت سے ہٹا دیتی ہے۔

علم اور خدا کی معرفت

"مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ"

"جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا، اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔" (مسلم شریف)

یہ مفہوم مولانا کے فلسفہ وجدان سے ملتا ہے، جس میں وہ کہتے ہیں کہ اگر انسان اپنی ذات پر غور کرے تو وہ یقیناً خدا کی طرف رجوع کرے گا۔

مولانا وحید الدین خان نے احادیث کو بھی الحاد کے رد میں اہم ذریعہ کے طور پر استعمال کیا۔ وہ احادیث کو جدید دور کے تناظر میں پیش کرتے تھے۔

علم کی اہمیت:

انہوں نے حدیث "اطلبوا العلم من المهد إلى اللحد" (علم کو گہوارے سے لے کر قبر تک تلاش کرو) کو استعمال کرتے ہوئے کہا کہ اسلام علم کی ترغیب دیتا ہے، اور الحاد کا رد کرنے کے لیے علم اور عقل کا استعمال ضروری ہے۔

تفکر اور تدبر:

انہوں نے حدیث "تفكروا في خلق الله ولا تفكروا في ذات الله" (اللہ کی مخلوقات پر غور کرو، لیکن اللہ کی ذات پر نہیں) کو استعمال کرتے ہوئے کہا کہ کائنات پر غور و فکر کرنا ایمان کو مضبوط کرتا ہے، جبکہ الحاد کا راستہ غلط سوچ کا نتیجہ ہے۔

مولانا کی نمایاں کتب اور الحاد کے رد میں ان کا کردار

مذہب اور جدید چیلنج: یہ کتاب الحاد کے رد میں مولانا کی سب سے اہم تصنیف ہے، جس میں انہوں نے جدید سائنسی ذہن کو مذہب کی ضرورت ثابت کرنے کے لیے دلائل دیے۔

اسلام چیلنجز کا سامنا کیسے کرے؟: اس میں انہوں نے فلسفہ الحاد کا تجزیہ کرتے ہوئے اسے ایک عارضی فکری بیماری قرار دیا۔

انسان اور اس کے مسائل: یہ کتاب الحاد کی پیدا کردہ فکری اور روحانی الجھنوں پر روشنی ڈالتی ہے۔ مولانا وحید الدین خان کا الحاد کے رد میں سب سے نمایاں کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے مذہب کو عقل، سائنسی تحقیق، اور فطرت سے جوڑ کر پیش کیا۔ انہوں نے قرآن کے سائنسی پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ الحاد کے فلسفیانہ اور عملی نقصانات کو واضح کیا۔ جدید سائنس کو مذہب کی تائید میں استعمال کیا۔

اظہار دین میں الحاد کے رد میں مولانا کا موقف

مولانا نے الحاد کے رد میں گہری بصیرت اور مضبوط دلائل پیش کیے ہیں۔ ان کی کتاب "اظہار دین" میں وہ عقل اور وجدان کے تعلق پر روشنی ڈالتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ عقل خارجی حقائق پر مبنی ہوتی ہے، جبکہ وجدان داخلی حقائق سے مربوط ہے۔ ان کے نزدیک حقیقت کی تلاش میں وجدان کی اہمیت زیادہ ہے، کیونکہ یہ انسان کی سوچ، اخلاق اور عادات پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ مولانا کے مطابق، وجدان کی بنیاد پر انسان کی شخصیت میں جو فرق آتا ہے، اسے عقل و منطق کی زبان میں دلیل کہا جاتا ہے۔ جدید الحاد، جو سائنس کو اپنی بنیاد قرار دیتا ہے، پر تنقید کرتے ہوئے مولانا نے اس مفروضے کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے مطابق، جدید ملحدین نے سائنسی حقائق کو اپنے حق میں دلیل بنا کر پیش کیا ہے، جو در اصل ایک غیر علمی رویہ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ قانون تعلیل (Law of Causation) کی بنیاد پر یہ کہنا کہ واقعات طبیعی اسباب کا نتیجہ ہیں اور کسی مافوق الفطرت سبب کی ضرورت نہیں، ایک غلط استدلال ہے۔ مولانا کے مطابق، سائنس جو سبب بتاتی ہے، وہ آخری بات نہیں ہوتی؛ اس کے بعد بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ یہ سبب کیوں کر وقوع میں آیا۔ کتاب اظہار دین میں مولانا نے یہ ثابت کیا کہ دین صرف ایک اعتقادی معاملہ نہیں، بلکہ حقیقت کی دریافت کا ایک ذریعہ ہے۔ ان چند بنیادی نکات:

فطری دین اور الحاد کی غیر فطری حیثیت

مولانا کے مطابق، دین انسان کی فطرت کا حصہ ہے، جبکہ الحاد ایک مصنوعی سوچ ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں اللہ نے فرمایا:

فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا[22]

"یہ اللہ کی بنائی ہوئی فطرت ہے جس پر اس نے انسان کو پیدا کیا۔"

یعنی خدا کا تصور انسان کے اندر فطری طور پر موجود ہوتا ہے، لیکن الحاد ایک مخصوص فکری پراپیگنڈے کا نتیجہ ہے۔

خدا کا عقلی وجود اور کائنات کی تخلیق

مولانا کا استدلال ہے کہ کائنات کا وجود ہی اس کے کسی خالق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ سورہ الطور کی آیت "أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ"[23] کو بنیاد بنا کر کہتے ہیں کہ یا تو یہ کائنات خود بخود بنی، یا پھر کسی نے اسے تخلیق کیا۔ چونکہ خود بخود تخلیق ممکن نہیں، لہٰذا خدا کا ہونا عقلاً ضروری ہے۔

انسانی شعور اور خدا کی طرف رجوع

مولانا نے دلیل دی کہ جب بھی انسان پر کوئی آفت یا مصیبت آتی ہے، تو وہ فطری طور پر خدا کی طرف رجوع کرتا ہے، جو خدا کے وجود کا سب سے بڑا عملی ثبوت ہے۔

مذہب اور جدید چیلنج" میں الحاد کے رد میں دلائل

یہ کتاب مولانا کی الحاد کے خلاف سب سے زیادہ مشہور اور مدلل تصنیف ہے، جس میں انہوں نے جدید سائنسی فکر کے مقابلے میں مذہب کو پیش کیا۔

بگ بینگ اور خدا کی تخلیق

مولانا کہتے ہیں کہ بگ بینگ نظریہ قرآن کی اس آیت کی تصدیق کرتا ہے:

"أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا"[24] "کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ آسمان اور زمین جڑے ہوئے تھے، پھر ہم نے انہیں جدا کیا؟"

یعنی قرآن 1400 سال پہلے ہی بگ بینگ کا تصور دے چکا ہے۔ الحاد کا دعویٰ کہ کائنات حادثاتی طور پر بنی، بگ بینگ کی روشنی میں بے بنیاد ہو جاتا ہے، کیونکہ بگ بینگ ایک منظم تخلیق کے آغاز کی نشان دہی کرتا ہے۔

ملحدین کا نظریہ خود تضاد کا شکار ہے

مولانا نے سائنس کے اصولِ علیّت (Cause and Effect Principle) کو بنیاد بنا کر کہا کہ: اگر دنیا کا ہر عمل کسی نہ کسی سبب کا محتاج ہے، تو پھر کائنات بغیر کسی خالق کے کیسے وجود میں آسکتی ہے؟ جدید الحاد "سببیت (Causality) " کے اصول کو قبول کرتا ہے، مگر خدا کے وجود کے معاملے میں اسے نظرانداز کر دیتا ہے، جو فکری تضاد ہے۔

انسانی اخلاقیات اور الحاد کی ناکامی

مولانا نے الحاد کے اس نظریے کو رد کیا کہ "اخلاقیات کا تعلق مذہب سے نہیں"۔ ان کے مطابق، اگر کوئی خدا نہ ہو، تو پھر کوئی بھی خیر و شر کا مطلق معیار (Objective Morality) قائم نہیں کر سکتا۔ وہ مثال دیتے ہیں کہ اگر الحاد صحیح ہو، تو پھر ظلم، قتل، اور دھوکہ دہی بھی "صحیح" ہو سکتے ہیں، کیونکہ کوئی حتمی اخلاقی بنیاد نہیں رہتی۔ اس کے برعکس، مذہب ہر چیز کے لیے ایک معروضی اخلاقی معیار (Objective Moral Standard) فراہم کرتا ہے۔

"God Arises" میں الحاد کے سائنسی رد میں مولانا کے دلائل

انگریزی زبان میں الحاد کے خلاف **سائنسی اور فلسفیانہ دلائل** پر مشتمل ہے۔ اس میں درج ذیل اہم نکات بیان کیے گئے ہیں:

فائن ٹیونڈ یونیورس (Fine-Tuned Universe) اور خدا کی تخلیق

مولانا نے کائنات کی ترتیب (Fine-Tuning) کو خدا کے وجود کی سب سے بڑی دلیل قرار دیا۔ اگر کشش ثقل کی قوت یا کوانٹم لیول پر نیوکلیئر فورسز میں ذرا بھی فرق ہوتا، تو کائنات کا وجود ممکن نہ ہوتا۔ ان کے مطابق، یہ نہیں ہو سکتا کہ کائنات کا یہ انتہائی نازک توازن اتفاقاً پیدا ہو گیا ہو۔

ڈی این اے اور الحاد کی شکست

مولانا نے جدید حیاتیاتی دریافتوں کو خدا کے وجود کی مضبوط دلیل بنایا، خاص طور پر ڈی این اے (DNA) کی پیچیدگی۔ انہوں نے دلیل دی کہ: اگر ایک عام کمپیوٹر پروگرام بھی کسی پروگرامر کے بغیر نہیں بن سکتا، تو پھر ڈی این اے کا انتہائی پیچیدہ کوڈ (Genetic Code) بغیر کسی ذہین خالق کے کیسے وجود میں آسکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ڈی این اے کی تخلیق محض اتفاق نہیں ہو سکتی، بلکہ اس کے پیچھے ایک اعلیٰ ترین ذہانت (Divine Intelligence) موجود ہے۔

ملحدین کے اعتراضات کا رد

مولانا نے چار بڑے الحادی اعتراضات کا رد پیش کیا:

اگر خدا ہے تو وہ نظر کیوں نہیں آتا؟ مولانا نے کہا کہ جیسے شعور، محبت، یا کشش ثقل نظر نہیں آتے مگر موجود ہیں، ویسے ہی خدا بھی نظر نہ آنے کے باوجود موجود ہے۔

اگر خدا ہے تو شر (Evil) کیوں موجود ہے؟ مولانا نے کہا کہ یہ دنیا آزمائش کے لیے بنائی گئی ہے، جہاں خیر و شر دونوں کا وجود ضروری ہے۔

سائنس نے خدا کے بغیر سب کچھ سمجھا دیا ہے؟ مولانا نے کہا کہ سائنس "کیسے" کا جواب دیتی ہے، لیکن "کیوں" کا نہیں۔

خدا کو کس نے بنایا؟ مولانا نے کہا کہ خدا "واجب الوجود (Necessary Being) " ہے، یعنی وہ ہمیشہ سے موجود ہے اور اسے کسی نے نہیں بنایا۔

Islam and the Modern Mind

اس کتاب میں اسلام کی عقلی و سائنسی بنیادوں پر روشنی ڈالی گئی ہے اور الحاد و سیکولرزم کے دعووں کو چیلنج کیا گیا ہے۔

The Ideology of Peace

اس کتاب میں مولانا نے الحاد، تشدد، اور الحادی نظریات کے رد میں اسلامی امن کے اصولوں پر بات کی ہے۔

Man Know Thyself

اس میں انسانی شعور، خدا کے وجود، اور الحاد کے فکری تضادات پر بات کی گئی ہے۔

The Secret of Success

اس کتاب میں مولانا نے ایمان اور کامیابی کے باہمی تعلق پر روشنی ڈالی ہے اور الحاد کو فکری شکست دی ہے۔

Consciousness: The Ultimate Evidence of God

اس میں مولانا نے شعور (Consciousness) کو خدا کے وجود کی ایک مضبوط دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

مولانا وحید الدین خان کا طریقہ کار اور دلائل کا تجزیہ

مولانا کا بنیادی اندازِ استدلال "سائنسی عقلیت" پر مبنی تھا۔ ان کا ماننا تھا کہ جدید دور میں الحاد کا رد سائنس کی زبان میں کرنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر : سائنس کو معیار بنانا: وہ سائنسی نظریات کو اسلام سے ہم آہنگ ثابت کرتے تھے، جیسے کہ کائنات کے تسخیری قوانین کو خدا کی حکمت کا مظہر قرار دینا۔ تاہم، بعض ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ طریقہ سائنس کو "حتمی معیار" سمجھنے کی غلطی پر مبنی ہے، کیونکہ سائنس تغیر پذیر ہے۔

فلسفہ الحاد کا تنقیدی جائزہ: انہوں نے الحاد کو "محدود انسانی عقل کا نتیجہ" قرار دیا اور اس بات پر زور دیا کہ مادہ پرستی کائنات کے پیچیدہ نظام کی وضاحت نہیں کر سکتی۔

قرآنی آیات کی جدید تشریح: مثال کے طور پر، قرآن میں "لیعبدون"* کی تفسیر *"لیعرفون" (تاکہ وہ پہچانیں) کے طور پر کی، جس میں خدا کی معرفت کو سائنسی کاوشوں سے جوڑا۔

مولانا کے کام کو علمی حلقوں میں پذیرائی کے ساتھ ساتھ کئی تنقیدوں کا بھی سامنا رہا ناقدین کا کہنا ہے کہ سائنس کو اسلام کی سند بنانا خطرناک ہے، کیونکہ سائنسی نظریات بدل سکتے ہیں، جب کہ اسلامی عقائد غیر متغیر ہیں۔ امام غزالی کے حوالے سے یہ نقطہ خاص طور پر اہم ہے۔ ان کے بعض نظریات، جیسے کہ "جہاد کی جدید تعبیر" یا "بین المذاہب مکالمہ"، کو روایتی علماء نے مسترد کیا۔ انہیں اکثر "مغرب زدہ" یا "معاصرت پسند" قرار

دیا گیا۔ان کی تحریروں کو اکثر اسلامی کلاسیکل لٹریچر سے دوری کی وجہ سے تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ بعض ناقدین کے مطابق، انہوں نے متقدمین کی کتابوں کو نظرانداز کرکے اپنی تشریحات کو فوقیت دی۔ بعض مقامات پر ان کے دلائل میں تضاد پایا جاتا ہے۔ مثلاً، وہ ایک طرف سائنس اور مذہب کو الگ میدان قرار دیتے ہیں، لیکن دوسری طرف سائنس کو مذہبی حقائق کی بنیاد بناتے ہیں۔ان کی کتابیں 20 سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں اور جدید نسل کو اسلام سے روشناس کرانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ جارج ٹاؤن یونیورسٹی جیسے اداروں میں ان کی کتب کو نصاب کا حصہ بنایا گیا۔انہوں نے جدید سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کی، جو روایتی علماء کے ہاں ناپید تھے

حوالہ جات

---

1 محمد بن مکرم علی، لسان العرب (بیروت: دار صادر، 1414) 3/3 389
2 ایضاً
3 اصفہانی، أبوالقاسم الحسین بن محمد، المفردات في غریب القرآن (بیروت: دار القلم، 1412) ص737
4 ادہم، ڈاکٹر اسمعیل احمد، لماذا انا ملحد (مصر، 1937) 8
5 القرآن: 52: 35
6 القرآن: 30: 30
7 القرآن: 15: ر: 91
8 القرآن: 21: 30
9 القرآن: 3: 190
10 القرآن: 21 : 30
11 القرآن: 23: 12-14
12 القرآن: 55: 5-6
13 القرآن: 41: 53
14 القرآن: 27: 14
15 القرآن: 23: 115
16 القرآن: 21 : 30
17 القرآن: 3: 190
18 القرآن: 55: 5
19 القرآن: 55: 6
20 القرآن: 32: 53)
21 صحیح مسلم: رقم الحدیث 104
22 القرآن: 30: 30
23 القرآن: 52: 35
24 القرآن: 23: 30